(S_1998_3_1_4)

سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

ماروتی اور دیگران

بنام

دیوراو اور دیگران

17 نومبر 1998

[سجاتاوی۔منوہر اور جی۔بی۔پٹنائک، جسٹسز]

حیدرآباد کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1950 (ترمیمی ایکٹ، 1955 کے ذریعہ ترمیم کے مطابق): دفعہ 2 8 (ڈبلیو)،34، 37اے (1)-شرط 87۔

محفوظ کرایہ داری-دعویٰ کرنے کا حق۔ اصل اپیل کنندہ اور اصل مدعا علیہ کے درمیان تنازعہ- 19.12.1956 کو ڈپٹی کلکٹر کی طرف سے اصل مدعا علیہ کو دی گئی دفعہ 34 کے تحت محفوظ کاشت کار کا سند- اصل اپیل کنندہ کا دعویٰ کہ وہ 12.3.1956 کو زمین کے قبضے میں تھا جب ایکٹ میں دفعہ 37اے شامل کی گئی تھی-اس نے دفعہ 37اے کے تحت محفوظ کاشت کار کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا-اس کے ذریعہ کیا گیا دعوی کہ مدعا علیہ کے حقوق دفعہ 37اے کے تحت ختم ہو گئے تھے۔دفعہ 37اے (1) کسی ایسے شخص کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گی جس کے پاس پہلے سے ہی محفوظ کاشت کار کے طور پر سند ہے یا جس کے غیر ترمیم شدہ ایکٹ کے تحت محفوظ کاشت کار کے طور پر حقوق مجاز اتھارٹی کے سامنے زیر تفتیش ہیں-جہاں دفعہ 2 (ڈبلیو) (ii) کے تحت کوئی ٹریبونل تشکیل نہیں دیا گیا ہے، ڈپٹی کلکٹر یا دیگر افسر دفعہ 87 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مجاز ٹریبونل ہوں گے-موجودہ معاملے میں چونکہ مدعا علیہ کے محفوظ کاشت کار ہونے کے دعوے کی جانچ ڈپٹی کلکٹر کر رہے تھے جو دفعہ 37اے (1) کی شق کے مقاصد کے لئے ٹریبونل بھی تھے، عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ ایک علیحدہ درخواست کی ضرورت نہیں تھی اور مدعا علیہ کی طرف سے محفوظ کاشت کاری کا دعویٰ

کرنے والی کارروائی کا تعاقب - ان حالات میں، دفعہ 37 اے کی شق کے تحت اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹریبونل میں ایک درخواست کے طور پر بھی سمجھا جا سکتا ہے - اس کی مکمل وجہ یہ ہے کہ جس اتھارٹی کے سامنے درخواست زیر التوا تھی وہ وہی اتھارٹی ہے جو شرط کے تحت ٹریبونل ہے - اسی ٹریبونل نے آخر کار مدعا علیہ کو 19.12.56 کو محفوظ کاشت کار کا سند دیا ہے - اس سند کے تحت جو حقوق دیئے گئے ہیں انہیں ان حالات میں ختم نہیں کیا جا سکتا ہے - عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اصل مدعا علیہ کے دعوے کو برقرار رکھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1994 کی دیوانی اپیل نمبر 5417۔

1986 کے ڈبلیو پی نمبر 1347 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 3.4.90 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کے لئے ایس۔ وی۔ تامبویکر۔

جواب دہندگان کی طرف سے وی۔ این۔ گنپولے، ایس۔ بسواجیت میتی اور ایس۔ کے۔ اگنی ہوتری شامل ہیں۔

عدالت کا درج فیصلہ سنایا گیا:

اس عدالت کے 11 مارچ 1969 کے سول اپیل نمبر 306 میں اسی کارروائی میں اصل اپیل کنندہ اور اصل مدعا علیہان کے درمیان 11 مارچ 1969 کے ایک سابقہ فیصلے اور حکم کے ذریعہ اس عدالت نے مندرجہ ذیل ہدایات دیں:

انہوں نے کہا! عدالت عالیہ کے حکم کو رد کر دیا جاتا ہے اور کارروائی تحصیلدار کو بھیج دی جاتی ہے اور ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اس بات کا تعین کریں کہ جس تاریخ کو انہوں نے زمین خریدنے کے اپنے حق کا استعمال کرنے کا دعویٰ کیا تھا، اس وقت تک دادا راو محفوظ کاشت کار رہے گا یا نہیں اور کیا نورتی نے محفوظ کاشت کار کے حقوق حاصل کیے ہیں اور اگر ایسا ہے تو، کیا وہ

زمین خریدنے کے حق کا استعمال کرنے کا حق دار تھا، اور کیا داداراو اور نیورتی دونوں زمین یا اس کا کوئی حصہ خریدنے کے حقدار تھے کہ ان میں سے ہر ایک کس حد تک اور کس حد تک حقدار تھا۔ ٹریبونل کم سے کم عملی تاخیر کے ساتھ سوال کا فیصلہ کرے گا اور قانون کے مطابق فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کو نمٹائے گا۔ اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہے۔"

یہ ہدایات اس لئے دی گئیں کیونکہ اصلا پیل کنندہ نیورتی اور اصل مدعا علیہ داداراو کے درمیان حیدرآباد کاشت کاری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1950 کے تحت محفوظ کاشت کاری کا دعوی کرنے کے حق اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد کے بارے میں تنازعہ تھا۔

یہ تنازعہ ضلع بھیر کے گاوں پٹھان منڈوا تعلقہ مومن آباد کے سروے نمبر 73، ستاردارہ میں 10 ایکڑ اور 34 گنٹھہ اراضی سے متعلق ہے۔ اصل مدعاعلیہ نے مذکورہ زمین کے سلسلے میں ایک محفوظ کاشت کار ہونے کا دعوی کیا۔ انہوں نے 1950-51 سے ایک محفوظ کاشت کار کی حیثیت سے اپنے حق میں ریونیو اندراج پر بھروسہ کیا۔ انہوں نے بعد کے سالوں کے محصولات کے اندراج کی اصلاح کے لئے ایک درخواست دی تھی۔ آخرکار، اندراج کو درست کیا گیا اور مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت محفوظ کاشت کار کے طور پر ایک سند ڈپٹی کلکٹر نے 19.12.56 کو دیا۔

اصل اپیل کنندہ نے 12.3.56 کو مذکورہ زمین پر قبضہ کرنے کا دعوی کیا تھا جب مذکورہ ایکٹ میں دفعہ 37 اے متعارف کرائی گئی تھی۔ انہوں نے 7 ستمبر 1957 کو 6 ایکڑ اور 16 گنٹھہ اراضی کے سلسلے میں دفعہ 37 اے کے تحت محفوظ کاشت کار کی حیثیت سے سند حاصل کیا ہے۔ اپیل کنندہ کے مطابق مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 37 اے کی شق کی بنیاد پر مدعاعلیہ کے حقوق ختم کر دیے گئے ہیں۔

ریمانڈ کے بعد پتہ چلا ہے کہ اپیل کنندہ نیورتی نے 12.3.56 کو کاشت کار کے طور پر مذکورہ زمین پر قبضہ کیا تھا۔ مدعاعلیہ داداراو دفعہ 34 کے تحت ایک محفوظ کاشت کار ہے۔ ہمیں اس بات کا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا دفعہ 37 اے (1) کی شق کے تحت، ایک محفوظ کاشت کار کے طور پر مدعاعلیہ کے حقوق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ متعلقہ وقت میں دفعہ 37 اے درج ذیل تھی:

"37-اے (1) اس ایکٹ میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، ہر وہ شخص جو حیدرآباد کاشت کاری اور زرعی اراضی (ترمیمی) ایکٹ، 1955 کے آغاز میں کسی بھی ایسی زمین کو کاشت کار کے طور پر رکھتا ہے جس کے بارے میں اسے اس ایکٹ کے تحت محفوظ کاشت کار نہیں سمجھا جاتا ہے، اسے محفوظ کاشت کار سمجھا جائے گا اگر زمین دار کی ملکیت والی زمین کا کل رقبہ بشمول اس کے کاشت کاروں کی کھیتی کے تحت زمین شامل ہے۔ متعلقہ مقامی علاقے کے لئے ایک خاندان کے رقبے سے تین گنا زیادہ۔

بشرطیکہ اس دفعہ میں کوئی بھی چیز کسی دوسرے شخص کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گی جس کے پاس ایسی زمین کے سلسلے میں پہلے سے ہی محفوظ کاشت کاری سند ہے یا جس کے محفوظ کاشت کار کے طور پر حقوق کسی مجاز اتھارٹی کے سامنے زیر تفتیش ہیں، اگر ایسا دوسرا شخص حیدرآباد کاشت کاری اور زرعی اراضی (ترمیمی) ایکٹ 1955 کے نفاذ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹربیونل میں درخواست دیتا ہے۔

یہ دفعہ حیدرآباد کاشت کاری اور زرعی اراضی (ترمیمی) ایکٹ 1955 کی وجہ سے متعارف کرائی گئی تھی جو 12.3.56 کو نافذ العمل ہوا تھا۔ نئے شامل کردہ دفعہ 37اے(1) کے تحت 12.3.56 کو کاشت کار کے طور پر کسی بھی زمین کو رکھنے والا شخص اگر چہ مذکورہ ترمیمی ایکٹ سے پہلے محفوظ کاشت کار نہیں سمجھا جاتا تھا ، اسے 12 مارچ 1956 تک زمین کا محفوظ کاشت کار سمجھا جائے گا۔ تاہم دفعہ 37اے(1) میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ دفعہ 37اے(1) کسی بھی ایسے شخص کے حقوق کو متاثر نہیں کرے گی جو پہلے سے ہی مذکورہ زمین کے سلسلے میں محفوظ کاشت کار کے طور پر سند رکھتا ہے یا جس کے حقوق غیر ترمیم شدہ ایکٹ کے تحت محفوظ کاشت کار کے طور پر مجاز اتھارٹی کے سامنے زیر تفتیش ہیں۔ اس طرح ایک محفوظ کاشت کار کی حیثیت سے موجودہ حق اور محفوظ کاشت کار قرار دیے جانے کا موجودہ حق محفوظ ہے اگر ایسا شخص 12.3.56 کے چھ ماہ کے اندر اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹربیونل میں درخواست دیتا ہے۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ دفعہ 37اے کے نفاذ کے وقت مدعا علیہ جس کے محفوظ کاشت کار کے طور پر دعویٰ زیر تفتیش تھا، اس کا حق دفعہ 37اے(1) کی شرط کی بنیاد پر ختم نہیں ہوتا ہے۔ محفوظ

کاشت کار کے طور پر مدعا علیہان کا دعویٰ متعلقہ مدت کے دوران 12.3.56 سے تھا اور اس کے بعد چھ ماہ تک اسی ٹریبونل کے سامنے تحقیقات کی جا رہی تھیں جس پر دفعہ 37اے (1) کی شرط کے تحت ایسے شخص کی طرف سے اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے درخواست پر غور کیا جاتا ہے۔ ان کی درخواست دراصل ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک درخواست تھی۔

مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 2 (ڈبلیو) کے تحت 'ٹریبونل' کی تعریف " زرعی اراضی ٹریبونل" کے طور پر کی گئی ہے جو متعلقہ علاقے کے لئے دفعہ 87 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔ جہاں دفعہ 2 (ڈبلیو) (2) کے تحت ایسا کوئی ٹریبونل تشکیل نہیں دیا گیا ہے وہاں ڈپٹی کلکٹر یا دفعہ 87 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مجاز دیگر افسر" ٹریبونل" ہوں گے۔ دفعہ 37اے کی شق اس طرح بیان کردہ" ٹریبونل" میں درخواست دینے پر غور کرتی ہے۔ موجودہ معاملے میں چونکہ مدعا علیہ کے محفوظ کاشت کار ہونے کے دعوے کی جانچ ڈپٹی کلکٹر کر رہے تھے، جو دفعہ 37اے (1) کی شق کے مقاصد کے لئے ٹریبونل بھی تھے، عدالت عالیہ نے کہا ہے کہ ایک علیحدہ درخواست کی ضرورت نہیں تھی اور مدعا علیہ کی جانب سے محفوظ کاشت کاری کا دعویٰ کرتے ہوئے کارروائی کی پیروی کرنا ضروری نہیں تھا۔ ان حالات میں، دفعہ 37اے کی شرط کے تحت اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے ٹریبونل میں ایک درخواست کے طور پر بھی غور کیا جا سکتا ہے. یہ مکمل طور پر اس لئے ہے کیونکہ جس اتھارٹی کے سامنے درخواست زیر التوا تھی وہ وہی اتھارٹی ہے جو شرط کے تحت ٹریبونل ہے۔ اسی ٹریبونل نے بالآخر مدعا علیہ کو 19.12.56 کو محفوظ کاشت کار کا سند دیا ہے۔ ان حالات میں اس سند کے تحت جو حقوق دیے گئے ہیں ان کو بجھایا نہیں جا سکتا۔

درخواست گزار کی جانب سے کہا گیا تھا کہ دفعہ 37اے (1) کی شق کے تحت ٹریبونل تحصیلدار ہے نہ کہ ڈپٹی کلکٹر۔ لہذا، مدعا علیہ دفعہ 37اے کی شرط کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا ہے۔ تاہم عدالت عالیہ نے اپنے متنازعہ فیصلے میں نشاندہی کی ہے کہ جس اتھارٹی کو دفعہ 37اے کی شرط کے تحت درخواست دی جانی ہے اسے صرف 11.10.56 کے نوٹیفکیشن کے ذریعہ تحصیلدار قرار دیا گیا تھا۔ مادی وقت پر کسی بھی نوٹیفکیشن کی عدم موجودگی میں. دفعہ 2 (ڈبلیو) (2) لاگو ہوگی، جیسا کہ عدالت عالیہ نے درست طور پر کہا ہے۔ اس وقت ٹریبونل ڈپٹی کلکٹر تھا۔

احاطے میں عدالت عالیہ نے اصل مدعاعلیہ کے دعوے کوصحیح طور پر برقرار رکھا ہے۔لہٰذا اپیل خارج کردی جاتی ہے۔تاہم،اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ٹی این اے

اپیل خارج کردی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this document